سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

شانتی ناتھ رامی ڈینول اور دیگر

بنام

جمبورامو ڈینول اور دیگران

5 نومبر 1996

[این۔ پی۔ سنگھ اور فیضان الدین، جسٹسز]

آبائی جائیداد۔ تقسیم۔ مدعی کی جانب سے متوفی کی بیوہ اور جائز بیٹے کے طور پر دعویٰ شادی کے ثبوت پر منحصر ہے، اس مقصد کے لئے، گواہوں کے دوست اور رشتہ دار ہونے کی گواہی، ایک متعلقہ عنصر پر غور کیا جانا چاہئے۔ اس رشتے کے موضوع پر خصوصی معلومات رکھنے والے ایک ساتھی دیہاتی کا ثبوت بھی متعلقہ ہے۔ حقائق کی بنیاد پر شادی کی حقیقت ثابت ہوئی اور مدعی جائیداد میں اپنے حصے کے حقدار تھے۔

ثبوت ایکٹ، 1872:

دفعہ 50 اور 51۔ شادی کی حقیقت۔ ثبوت۔ دوستوں اور ساتھیوں کے ثبوت، جن کے پاس خصوصی جانکاری کا ذریعہ ہے۔ متعلقہ ہے۔

ایچ اور ایس کی جانب سے ایک مقدمہ دائر کیا گیا تھا جس میں تقسیم کے ذریعے مقدمہ کی جائیداد میں ان کے دو تہائی حصے پر الگ الگ قبضہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ مقدمہ کی جائیداد آر کی آبائی جائیداد تھی، اور جے، مدعا علیہ نمبر 1- مدعا علیہ نمبر 1 اپنی پہلی بیوی سے آر کا بیٹا تھا۔ مدعی کی جانب سے یہ الزام عائد کیا گیا تھا کہ ایس آر کا جائز بیٹا تھا کیونکہ آر نے اپنی پہلی بیوی کی موت کے بعد ایچ سے شادی کی تھی لیکن ان کے مابین

تنازعات کی وجہ سے اسے گھر سے نکال دیا گیا تھا اور اس وقت وہ حاملہ تھی۔ دوسری طرف، جے نے شادی کی حقیقت سے انکار کیا اور اس نے اپنے والد کی جائیداد کا واحد وارث ہونے کا دعوی کیا۔ بینک سے قرض لینے والے اپنے والد کے قرضوں کی ادائیگی کی غرض سے جے کی جانب سے مدعاعلیہ نمبر 2 کو زمین فروخت کرنے کی حقیقت، مدعاعلیہ نمبر 3 کو اس نے تسلیم کیا۔ زبانی اور دستاویزی شواہد کی جانچ پڑتال پر ٹرائل کورٹ نے مدعی کے حق میں فیصلہ سنایا۔ تاہم فرسٹ اپیلٹ کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو پلٹ دیا جسے ہائی کورٹ نے دوسری اپیل میں برقرار رکھا تھا۔

اپیل کی اجازت دینا اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو معمولی ترمیم کے ساتھ بحال کرنا، یہ عدالت

منعقد 1.1 : پی ڈبلیو ایس 1 اور 2 کی گواہی اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہے کہ آر اور ایچ کے درمیان شادی ہوئی تھی جسے ٹرائل کورٹ نے صحیح طور پر قبول کیا ہے۔ [483-ایف]

2.1۔ چونکہ شادی میں صرف رشتہ دار اور دوست شریک ہوتے ہیں، اس لئے مذکورہ گواہوں کی شہادت کو صرف اس بنیاد پر رد نہیں کیا جا سکتا کہ وہ رشتہ دار اور دوست ہیں جب تک کہ ان کی گواہی میں کسی فطری کمزوری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ [483 ایف جی]

1.2۔ جہاں عدالت کو ایک شخص کے دوسرے شخص کے ساتھ تعلقات کے بارے میں رائے قائم کرنی ہوتی ہے، وہاں کسی بھی شخص کے اس طرح کے تعلقات کے وجود کے بارے میں طرز عمل کے ذریعہ ظاہر کی جانے والی رائے ایک متعلقہ حقیقت ہے۔

[484 ای-ایف]

2.2۔ مدعی کے شریک دیہاتی پی ڈبلیو 3 کے ثبوت، جو ان کے مشاہدات پر مبنی تھے، ثبوت ایکٹ کی دفعہ 50 اور 51 کے تناظر میں متعلقہ ہیں۔ [483 ایچ، 484 ڈی]

ڈولگو ویندا بنام نمائی چران، اے آئی آر (1959) ایس سی 914، پر بھروسہ کیا گیا۔

3۔ رائے دہندگان کی فہرست تیار کرنے اور مدعی کے شواہد نے واضح طور پر اس حقیقت کو ثابت کیا کہ متوفی ایچ اور آر میاں بیوی کی حیثیت سے رہ رہے تھے جس سے یہ پختہ مفروضہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ بہت شادی شدہ تھے۔[485بی-ڈی]

4.1 جیسا کہ مدعی نمبر 1 نے ایس اور جے دونوں پر اتفاق کیا تھا، ہر ایک مقدمے کی جائیداد میں نصف حصے کا حقدار ہوگا اور ایس تقسیم کے ذریعہ جائیداد میں اپنے آدھے حصے کی علیحدگی کا حقدار ہوگا۔

[485-ایف]

4.2۔ ایس اور جے دونوں بینک کے واجب الادا قرضوں کی ادائیگی کے لئے متناسب طور پر ذمہ دار ہوں گے، یعنی مدعاعلیہ/ مدعی نمبر 3۔

[485ایف]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 2703 آف 1984۔

1981 کے ایس۔اے نمبر 340 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 3.7.81 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کے لئے وی۔این۔گنپولے، محترمہ مدھر دولانی اور محترمہ وی۔ڈی کھنہ۔

جواب دہندگان کے لئے ایم۔ایس۔نارگولکر اور ڈی۔ایم۔نارگولکر۔

عدالت کا فیصلہ درجہ ذیل سنایا گیا۔

جسٹس فیضان الدین، 1۔مدعی کی جانب سے یہ اپیل بمبئی ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف کی گئی ہے جس میں ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور فرمان کو رد کرتے ہوئے پہلی اپیلیٹ کورٹ کے فیصلے اور حکم نامے کی توثیق کی گئی تھی جس کے تحت مدعی نے تقسیم اور اپنے دو تہائی حصے کے علیحدہ قبضے کا فیصلہ کیا تھا۔

2۔ اپیل گزار شانتی ناتھ راموداوانولے اور ان کی والدہ ہوسابائی (بعد از مرگ) نے مدعاعلیہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا۔مدعی نمبر 1 شانتی ناتھ راموداوانولے نے متوفی راموبابوداوانولے کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا اور مدعی نمبر 2 (مدعی نمبر 1 کی ماں) نے اس کی بیوہ ہونے کا دعویٰ کیا۔مدعاعلیہ راموبابو کی پہلی بیوی راجو بائی کا بیٹا ہے۔درخواست گزاروں نے دلیل دی کہ مقدمہ کی جائیدادیں متوفی راموبابوداوانولے کی آبائی جائیدادیں ہیں جن کا 20 دسمبر 1973 کو انتقال ہو گیا تھا،ان کی پہلی بیوی کا اس سے پہلے انتقال ہو گیا تھا جب مدعاعلیہ کی عمر صرف ایک سال تھی۔اپنی پہلی بیوی راجو بائی کی موت کے بعد،متوفی راموبابوداوانولے نے مقدمہ دائر کرنے کی تاریخ سے تقریباً35 سے 40 سال پہلے اپیل کنندہ کی ماں محترمہ ہوسابائی سے شادی کی تھی۔یہ الزام لگایا گیا تھا کہ جب ہوسابائی حاملہ تھیں تو انہیں راموبابوداوانولے نے اپنے گھر سے نکال دیا تھا اور انہیں اپنے والدین کے ساتھ اپالا میں رہنے پر مجبور کیا گیا تھا۔مدعی نے دعویٰ کیا کہ مرنے والے راموبابو داوانولے کے ذریعہ چھوڑے گئے آبائی علاقے میں ان کا دو تہائی حصہ ہے۔یہ الزام لگایا گیا تھا کہ چونکہ مدعا علیہ مدعاعلیہ نمبر 1 نے مرنے والے راموبابو کے خصوصی وارث ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور مقدمہ کی جائیداد میں مدعی کو کوئی حصہ دینے سے انکار کر دیا تھا لہٰذا انہوں نے تقسیم کے ذریعہ اس میں اپنے 21ویں حصے پر قبضہ کرنے کے لئے مقدمہ دائر کیا تھا۔مدعی نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ مقدمہ زیر التوا رہنے کے دوران مدعاعلیہ نے گیٹ نمبر 461 والی زمین مدعاعلیہ/ مدعاعلیہ نمبر 2 کو 7 جنوری 1977 کو فروخت کر دی تھی جو ان پر پابند نہیں ہے۔مدعی کی جانب سے یہ بھی الزام عائد کیا گیا تھا کہ مدعاعلیہ نمبر 1 نے اس جائیداد پر مدعاعلیہ/ مدعا علیہ نمبر 3 کا کچھ اثر و رسوخ بھی پیدا کیا جس کے لیے صرف مدعاعلیہ نمبر 1 ذمہ دار تھا۔مدعاعلیہ نمبر 1 نے مدعی کی جانب سے دائر مقدمے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مدعی نمبر 1 متوفی راموبابو کا بیٹا نہیں تھا اور نہ ہی مدعی نمبر 2 ہوسابائی (بعد از مرگ) متوفی راموبابو کی بیوی تھی کیونکہ اس نے کبھی بھی ہوسابائی سے شادی نہیں کی تھی۔مدعاعلیہ نمبر 1 نے دعویٰ کیا کہ وہ متوفی راموبابو کا اکلوتا بیٹا ہے جو سوٹ پراپرٹی کا خصوصی مالک ہے۔ مدعاعلیہ نمبر 1 نے اعتراف کیا کہ اس نے اپنے والد اور متوفی کے قرضوں کی ادائیگی کے مقصد سے مدعاعلیہ نمبر 2 کو گیٹ نمبر 461 فروخت کیا تھا۔

راموبابو نے ایک کنویں کی تعمیر کے لیے بینک نمبر 3 سے قرض بھی لیا تھا جسے واپس کرنا تھا۔انہوں نے یہ بھی موقف اختیار کیا کہ مدعاعلیہ نمبر 2 سے ملنے والے غور و خوض میں سے انہوں نے اپنے والد کا قرض ادا کر دیا ہے۔مدعاعلیہ نمبر 2 نے اپنے علیحدہ تحریری بیان میں موقف اختیار کیا کہ مدعاعلیہ نمبر 1 دعویٰ املاک کا

خصوصی مالک ہے اور وہ اس مقدمے کے زیر التوا ہونے کے بارے میں کسی علم کے بغیر اس سے قیمت کے لیے خریدا گیا تھا۔ مدعا علیہ نمبر 3 نے اپنے تحریری بیان میں موقف اختیار کیا کہ مرحوم راموبابو نے قرض کی ادائیگی کے لئے ضمانت کے طور پر اپنے مذکورہ گیٹ نمبر 655 اور 659 کو گروی رکھنے کے بعد لون ڈیولپمنٹ بینک سے 5000 روپے کا قرض لیا تھا۔

3۔ ریکارڈ پر موجود زبانی اور دستاویزی ثبوتوں کا جائزہ لینے کے بعد ٹرائل کورٹ نے یہ نتیجہ ریکارڈ کیا کہ مدعی نے متوفی ہوسابائی کی شادی کی حقیقت کو ثابت کیا ہے، مدعی نمبر 2 متوفی راموبابودانولے کے ساتھ اور مدعی-اپیل کنندہ نمبر 1 مذکورہ شادی سے باہر پیدا ہوا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے یہ نتیجہ بھی ریکارڈ کیا کہ یہ ثابت نہیں ہوا کہ مدعا علیہ نمبر 2 مذکورہ گیٹ نمبر 461 کا حقیقی خریدار تھا اور مذکورہ فروخت پلینٹف پر پابند نہیں تھی۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ چونکہ گیٹ نمبر 655 اور 659 والی زمینیں متوفی رام بابو دانولے نے خود مدعا علیہ نمبر 3 کو گروی رکھی تھیں اور کنویں کی کھدائی کے لئے 5000 روپے کا قرض حاصل کیا تھا، لہٰذا مدعی کو مدعا علیہ نمبر 3 کے قرض کی ادائیگی کے لئے متناسب حصہ برداشت کرنا ہوگا۔ ٹرائل کورٹ نے مذکورہ جائیداد کو آبائی جائیداد کے طور پر پایا جس میں مدعی کا دو تہائی حصہ تھا اور لہٰذا مذکورہ بالا نتائج پر مدعی کے حق میں مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف تقسیم کے ذریعہ 2/3 حصہ رکھنے کا حکم جاری کیا گیا۔ تاہم مدعا علیہ نمبر 1 کی اپیل پر پہلی اپیلیٹ کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور حکم نامے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ثابت نہیں ہوا کہ متوفی مدعی نمبر 2 محترمہ ہوسابائی کی شادی متوفی راموبابودانولے سے ہوئی تھی اور مدعی نمبر 1 اس شادی سے پیدا ہوا تھا۔ پہلی اپیلیٹ کورٹ کے اس فیصلے کو ہائی کورٹ نے دوسری اپیل میں برقرار رکھتے ہوئے اسے مسترد کر دیا تھا جس کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے اس اپیل کی ہدایت کی گئی ہے۔

4۔ مدعی کی جانب سے پیش ہونے والے ماہر وکیل نے زور دے کر کہا کہ پہلی اپیلیٹ کورٹ اور ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے ایک سوچے سمجھے فیصلے اور نتائج کو کالعدم قرار دے کر سنگین غلطی کی ہے۔ عرضی میں کہا گیا تھا کہ اپیلیٹ کورٹ نے محترمہ ہوسابائی کی متوفی راموبابودانولے کے ساتھ شادی کے حقائق کے بارے میں دستاویزی فلم کے ساتھ ساتھ زبانی ثبوتوں کی غلط تعریف کی۔ فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ ریکارڈ پر موجود شواہد سے محترمہ ہوسابائی کی راموبابودانولے کے ساتھ شادی کو کافی حد تک ثابت کیا گیا ہے لیکن یہ اپیلیٹ کورٹ نہ صرف زبانی ثبوت کو دلچسپی کے ثبوت کے طور پر مسترد کرنے میں غلطی

میں پڑ گئی بلکہ موجودہ معاملے کے حقائق اور حالات میں متوفی ہوسا بائی کی متوفی رمو بابو کے ساتھ جائز شادی کے مفروضے پر بھی غور کرنے میں ناکام رہی۔ فریقین کے وکیل کو تفصیل سے سننے اور ریکارڈ پر موجود زبانی اور دستاویزی ثبوتوں کا مطالعہ کرنے کے بعد، ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندگان کے فاضل وکیل کی طرف سے پیش کردہ مذکورہ بالا دلائل میں میرٹ ہے۔

5۔ مدعی نے رامو دانولے کے ساتھ ہوسا بائی کی شادی کو ثابت کرنے کے لئے پانچ گواہوں سے پوچھ گچھ کی تھی۔ رنگ ناتھ، پی ڈبلیو 1 متوفی ہوسا بائی کے بھائی ہیں جنہوں نے بیان دیا ہے کہ ہوسا بائی کی رامو دانولے کے ساتھ شادی 40 سال پہلے ہوئی تھی۔ اس سے بطور گواہ پوچھ گچھ کی گئی اور بتایا گیا کہ مدعی نمبر 1 شانتی ناتھ رامو دانولے سے پیدا ہونے والے مدعی نمبر 2 کا بیٹا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ شادی پندھرپور تعلقہ کے جین واڑی میں ان کی موجودگی میں کی گئی تھی جس میں ان کے والد اور گاؤں کے 5-4 دیگر افراد نے شرکت کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ مذکورہ شادی کے وقت آدی ناتھ کھمگاونکر، پی ڈبلیو- 2 بھی موجود تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شادی کے تقریباً ڈیڑھ سال بعد ہوسا بائی اور ان کے شوہر رام بابو کے درمیان تنازعہ ہوا تھا جس کے بعد ان کی متوفی بہن ہوسا بائی ان کے ساتھ رہتی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس وقت جب وہ ان کے گھر آئی تھیں تو ہوسا بائی حاملہ تھیں اور اس کے دو ماہ بعد مدعی درخواست گزار نمبر 1 بارشی میں پیدا ہوئیں۔ آدی ناتھ کھمگاونکر، پی ڈبلیو 2 بھی مدعی کے رشتہ دار ہیں۔ انہوں نے بیان دیا کہ مدعی نمبر 2 ہوسا بائی کی شادی 40 سال پہلے جین واڑی میں رامیو دانولے سے ہوئی تھی اور انہوں نے مذکورہ شادی میں شرکت کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ ہوسا بائی اپنے شوہر رامو کے ساتھ تقریباً ڈیڑھ سال تک رہتی تھیں اور اس کے بعد جب وہ حاملہ تھیں تو وہ اپنے والدین کے گھر آ گئی تھیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مدعی نمبر 1 ہوسا بائی کے شوہر رامو دانولے کا بیٹا ہے۔ جرح کے دوران ان گواہوں سے ان کی گواہی کو بدنام کرنے کے لئے کچھ بھی حاصل نہیں کیا جا سکا۔ ٹرائل کورٹ نے ان کی گواہی کو درست طور پر قبول کیا تھا لیکن اپیلیٹ کورٹ نے صرف اس بنیاد پر غیر مناسب طور پر مسترد کر دیا تھا کہ وہ رشتہ دار تھے۔ واضح رہے کہ شادی میں صرف رشتہ دار اور دوست شریک ہوتے ہیں۔ ایسے رشتہ داروں اور دوستوں کی گواہی صرف اس وجہ سے خارج نہیں کی جا سکتی کہ وہ رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ پیش آئے جب تک کہ ان کی گواہی کسی فطری کمزوری کا شکار نہ ہو جو ان دونوں گواہوں کے ثبوت میں نہیں ملتی۔

شنکر، پی ڈبلیو 3 مدعی کا شریک دیہاتی ہے۔ اگرچہ وہ مذکورہ شادی کے گواہ نہیں ہیں لیکن انہوں نے اپنے مشاہدات کی بنیاد پر متوفی ہوسابائی کے متوفی راموداونولے کے ساتھ تعلقات کے بارے میں واضح طور پر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مدعی نمبر 1 راموکا بیٹا ہے اور مدعی نمبر 2 متوفی ہوسابائی راموکی بیوی تھی اور مدعاعلیہ نمبر 1 بھی اس کا بیٹا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 40 سے 42 سال قبل جین واڑی میں ہوسا بائی کی راموکے ساتھ شادی کے جشن کے بعد وہ تقریباً ڈیڑھ سال تک جین واڑی میں متوفی راموکے گھر میں ان کی بیوی کے طور پر رہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈیڑھ سال بعد جب وہ حاملہ تھیں تو ہوسابائی اپنے والدین کے گھر چلی گئیں۔ جرح میں اس نے بتایا کہ اس نے ہوسابائی کو اس کے بچے کے ساتھ گاوں میں بھی دیکھا تھا لیکن راموں نے اسے اپنے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں دی۔ شنکر، پی ڈبلیو 3 نے مزید کہا کہ ان کی برادری سے تعلق رکھنے والے گاوں میں ایک مندر ہے جس میں ایک کمیٹی ہے جو جین برادری سے تعلق رکھنے والے افراد کی پیدائش، موت اور شادی کے سلسلے میں ایک رجسٹر رکھتی ہے۔ مذکورہ رجسٹر صدر اور پادری کی تحویل میں ہوتا تھا۔ اس گواہ کے ثبوت کو اپیلیٹ کورٹ نے بے بنیاد بنیادوں پر مسترد کر دیا ہے۔ اپیلیٹ کورٹ نے یہ موقف اختیار کیا کہ مندر کے ذریعہ رکھا گیا رجسٹر جو جین برادری سے تعلق رکھنے والے افراد کی شادی کو ریکارڈ کرتا ہے، پیش نہیں کیا گیا تھا، اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ راموداونولے کے ساتھ ہوسابائی کی شادی مذکورہ رجسٹر میں درج تھی۔

گواہ شنکر، پی ڈبلیو 3 کے ذریعہ دیئے گئے ثبوت ثبوت ایکٹ کی دفعہ 50 اور 51 میں شامل دفعات کے پیش نظر متعلقہ ہیں۔ مذکورہ گواہ نے اپنے مشاہدے کے حقائق اور اس طرح کے مشاہدات کی بنیاد پر تشکیل دی گئی رائے کو بیان کیا۔ شادی کے ثبوت یا انکار کے مقصد کے لئے عام ساکھ کا ثبوت قابل قبول ہے۔ یہ ثبوت ایکٹ کی دفعہ 50 میں دی گئی مثال سے واضح ہے۔ ڈولگووینڈا بمقابلہ نمائی چار، اے آئی آر (1959) ایس سی 914 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک حوالہ بھی دیا جا سکتا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ دفعہ 50 کے تحت جب عدالت کو ایک شخص کے دوسرے شخص کے ساتھ تعلقات کے بارے میں رائے قائم کرنی ہوتی ہے، تو کسی بھی ایسے شخص کے اس طرح کے تعلقات کے وجود کے بارے میں طرز عمل کے ذریعہ ظاہر کی جانے والی رائے جس کے پاس علم کے خصوصی ذرائع ہیں۔ اس تعلق کا موضوع ایک متعلقہ حقیقت ہے۔ ہمارے سامنے موجودہ معاملے میں گواہ شنکر، پی ڈبلیو 3 اس برادری سے تعلق رکھنے والا شخص ہے جس سے متوفی ہوسابائی اور راموداونولے کا تعلق تھا اور وہ بھی اسی گاوں کا رہنے والا ہے

جہاں یہ جوڑا میاں بیوی کی حیثیت سے ایک ساتھ رہتا تھا اور اس طرح ان کے درمیان تعلقات کے بارے میں خاص معلومات حاصل تھی۔

مذکورہ بالا ثبوتوں کے علاوہ مدعی نمبر 1 شانتی ناتھ بھی پی ڈبلیو 4 کے طور پر پیش ہوا جس نے گواہی دی کہ راموبابو اس کے والد تھے اور مدعا علیہ نمبر 1 ان کا سوتیلا بھائی ہے۔ انہوں نے برتھ رجسٹر، اقتباس 72 کے اقتباس کی گواہی دی اور بتایا کہ انہیں بچپن سے ہی شانتی ناتھ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ برتھ رجسٹر، اقتباس 72 میں ان کا نام پہلے کانتی لال درج کیا گیا تھا اور ان کے دادا کا نام بابو کے طور پر درج کیا گیا تھا جو غلط تھا اور اس لئے اسے درست کیا گیا تھا۔ مدعی نمبر 2 ہوسابائی سے بھی پی ڈبلیو 5 کے طور پر پوچھ گچھ کی گئی۔ اس نے بیان دیا کہ اس کی شادی 40 سال پہلے جین واڑی میں اپنے بھائی رنگ ناتھ، پی ڈبلیو 1 اور اس کے والد کی موجودگی میں راموسے ہوئی تھی۔ شادی کے بعد وہ تقریباً ڈیڑھ سال تک اپنے شوہر کے ساتھ رہی اور چونکہ اس کا شوہر جھگڑتا تھا اور ناجائز تعلقات استوار کرتا تھا، لہذا اسے اپنا گھر چھوڑنے اور اپنے والدین کے ساتھ رہنے پر مجبور کیا گیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ جب وہ اپنے والدین کے گھر گئی تو وہ حاملہ تھی اور بارشی میں مدعی نمبر 1 کو جنم دیا۔ زبانی شواہد کے علاوہ مدعی نے سال 1972 میں ہونے والے انتخابات کے لئے ووٹر لسٹ بھی پیش کی جس میں مدعی کا نام جگہ پاتا ہے اور متوفی راموبابو کو بالترتیب مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 کے والد اور شوہر کے طور پر دکھایا گیا ہے جس پر 1973 میں فوت ہونے والے راموداںولے نے کبھی اعتراض نہیں کیا تھا۔ ریکارڈ پر موجود اس ثبوت سے، یہ واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ متوفی ہوسابائی اور متوفی راموداںولے میاں بیوی کے طور پر رہ رہے تھے، جس سے یہ پختہ مفروضہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اتنے شادی شدہ تھے۔ ٹرائل کورٹ کی جانب سے ریکارڈ کیے گئے منطقی نتائج میں خلل ڈالنے کے لیے اپیلیٹ کورٹ کے پاس شاید ہی کوئی ٹھوس وجوہات تھیں۔ لہٰذا اپیلیٹ کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلے کالعدم قرار دیے جانے کے مستحق ہیں۔

9۔ تاہم، اس سب کے باوجود، ہماری تجویز پر اپیل کنندہ کے وکیل نے دو تہائی حصہ کے بجائے آدھے حصے پر رضامندی ظاہر کی۔ ہم اسے منصفانہ اور مناسب سمجھتے ہیں، خاص طور پر اس وقت جب مدعی درخواست گزار نمبر 2 محترمہ ہوسابائی کا بھی انتقال ہو چکا ہو۔ لہٰذا ہم پہلی اپیلیٹ کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلے اور فرمان کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ٹرائل کورٹ کی جانب سے منظور کردہ فیصلے اور فرمان کو اس ترمیم

کے ساتھ بحال کرتے ہیں کہ زندہ مدعی نمبر 1 شانتی ناتھ اور مدعا علیہ مدعا علیہ نمبر 1 جمبورا مودانو لے مقدمے کی جائیداد میں آدھے حصے کے حقدار ہوں گے اور مدعی درخواست گزار جائیداد میں اپنے آدھے حصے کی علیحدگی کے حقدار ہوں گے۔ تقسیم کے ذریعہ اور مدعی اور مدعا علیہ دونوں مدعا علیہ نمبر 3 کے واجب الادا قرضوں کی ادائیگی کے لئے متناسب طور پر ذمہ دار ہوں گے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں۔

آر۔ڈی۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document